REGD No. L. 5254

53

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۷ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

”طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ“

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو کل کمر درد کی شکایت تھی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی عبدالمنان عمر کے متعلق دو اہم شہادتیں

ذیل میں مولوی عبدالمنان عمر کے متعلق چوہدری غلام غوث صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی ربوہ اور چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کی حلفی شہادتیں درج کی جاتی ہیں۔ ان شہادتوں سے پتہ لگتا ہے کہ مولوی عبدالمنان کس حد تک فتنے میں ملوث ہو چکے ہیں اور ان کا دل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کی طرف سے کس حد تک مسموم ہو چکا ہے (ادارہ)

شہادت چوہدری غلام غوث صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا و اماما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدنا! ایک دو باتیں جو لٹریچر رکھتا اور اس کے ہم خیال لوگوں کے برپا کردہ فتنہ سے تعلق رکھتی ہیں اور مجھے چوہدری غلام غوث صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی میونسپل کمیٹی نے بتائی ہیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ باتیں چوہدری غلام غوث صاحب نے چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر اور محمد الیاس صاحب کارکن میونسپل کمیٹی کے سامنے کہی ہیں۔

چوہدری غلام غوث صاحب عرصہ تین چار ماہ ہوا کہ میاں عبدالمنان کے پاس دفتر تالیف و تصنیف تحریک جدید میں گئے۔ مکرم میاں منور احمد صاحب نے دو نوٹس میونسپل کمیٹی کی طرف سے خلاف نقشہ تعمیر کوارٹر میاں عبدالمنان صاحب بھیجے تھے۔ میاں عبدالمنان صاحب کو مکرم میاں منور احمد صاحب کے دستخطوں پر شبہ تھا اور چوہدری غلام غوث صاحب اسی سلسلہ میں ان کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ میاں عبدالمنان صاحب عمر نے کہا کہ ”اب تو جو یہ چاہتے ہیں کرتے ہیں کیونکہ خلیفۂ وقت کے لڑکے ہیں۔ جب میرے ہاتھ میں ڈنڈا آئے گا تو پھر میں ان کو سیدھا کر دوں گا یا دیکھوں گا۔“ کچھ ایسے ہی لفظ تھے۔ چوہدری غلام غوث نے کہا تھا کہ ”مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلافت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔“

اس بیان کی تصدیق میں چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر اور محمد الیاس کارکن میونسپل کمیٹی سے نیچے دستخط کروا رہا ہوں والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دستخط عنایت احمد میونسپل کمیٹی ۲۸/۷/۵۶

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میرے سامنے چوہدری غلام غوث صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ میاں عبدالمنان صاحب کی طرف منسوب کئے تھے۔

دستخط محمد الیاس — دستخط خاکسار عبداللطیف اوورسیر ۲۸/۷/۵۶

اس خط میں جو الفاظ راقم کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ گو میاں عبدالمنان صاحب عمر کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے۔ لیکن ان کا مفہوم یہی تھا۔

بوقت گفتگو خاکسار نے میاں عبدالمنان صاحب عمر کے الفاظ سے یہی مطلب سمجھا۔ جو الفاظ Under line کئے گئے ہیں۔ والسلام

(دستخط) خاکسار غلام غوث سپرنٹنڈنٹ ۲۸/۷/۵۶

اس حلفیہ شہادت سے ثابت ہے کہ مولوی عبدالمنان عمر نے یہ الفاظ کہے کہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے جب میرے ہاتھ میں ڈنڈا آئے گا۔ تو پھر میں ان کو سیدھا کر دوں گا۔ یا دیکھوں گا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصے سے اپنی خلافت کے خواب دیکھ رہے تھے اور ان کے متعلق بعض فتنہ پردازوں نے جو یہ کہا ہے کہ وہی آئندہ خلیفہ ہوں گے اور یہ کہ ہم ان کے سوا کسی اور کی خلافت نہیں مانیں گے۔ یہ ان لوگوں نے از خود نہیں کہا بلکہ مولوی عبدالمنان عمر کی دلی خواہش کے مطابق کہا ہے اور دراصل یہ پروپیگنڈہ مولوی عبدالمنان عمر ہی کی شہ اور انگیخت کا نتیجہ ہے (ادارہ)

چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزشتہ مشاورت کے موقعہ پر مجھے میاں عبدالرحیم احمد کے مکان پر رہنے کا اتفاق ہوا۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب بھی وہیں مقیم تھے۔ میاں عبدالمنان اکثر اسی مکان پر رہتے تھے۔ اور ناشتہ اور کھانے کے وقت بھی وہیں ہوتے تھے۔

میں مشاورت کی مالی کمیٹی کا ممبر تھا۔ اور میاں عبدالمنان بھی اس سب کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوتے تھے۔ اس اجلاس میں میں اور میاں عبدالمنان اکٹھے ہی گئے۔ راستہ میں میاں عبدالمنان نے کہا کہ لاکھوں کا بجٹ مالی سب کمیٹی کے سامنے رکھا ہی نہیں جاتا۔ اور اس کا حساب کتاب جماعت کے سامنے لایا ہی نہیں جاتا۔ میری دریافت پر میاں عبدالمنان نے کہا کہ یہ جماعتی کاروبار یا تجارت کے متعلق ہے۔ میں اس پر چوکس ہوا۔ مالی سب کمیٹی کا اجلاس آدھی رات کے قریب ختم ہوا اور واپس ہوئے۔ غالباً دوسرے دن دوپہر کے وقت میاں عبدالمنان نے پھر ایسی ہی گفتگو شروع کی۔ اور کہا کہ باہر سے آنے والے لوگوں کو کیا معلوم کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ یہاں تخت پارٹی بازی ہے۔ پھر مکرم میاں ناصر احمد صاحب کے متعلق ولی عہد کے لفظ کہے اور پھر کہا کہ وہ کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔ میں نے کہا قطعاً غلط ہے۔ اور وہ بضد رہا۔ میری طبیعت پر اس گفتگو کا یہ اثر تھا کہ میں نے محسوس کیا۔ کہ یہاں قیام کرنے میں میں نے غلطی کی ہے۔ اور میرا یہ احساس تھا۔ کہ اگر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء

پیغام صلح کا اداریہ

الفضل کے گذشتہ اداریہ میں ہم نے اس بات کی وضاحت کی تھی۔ کہ پیغامیوں کا اخبار کس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض بے لوث حقیقت پر مبنی فقروں سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ کہ گویا حضور نے نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی توہین کی ہے۔

یہ طریق کار وہی ہے۔ جو مخالفین حق حق کے مقابلہ میں ہمیشہ سے اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ چونکہ ان کے پاس ٹھوس دلائل نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ اصل مبحث سے گریز کرتے ہیں۔ اور حق کو افتراء اور بہتان کے غبار میں چھپا دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ حق اور اس کے براہین کی طرف توجہ نہ جا سکے۔ لیکن یہ ایک عجیب تصرف الٰہی ہے، کہ مخالفین کی یہی مغالطہ کوششیں ان کا پردہ بھی چاک کر دیتی ہیں۔ اور جس چیز کو وہ چھپانا چاہتے ہیں، وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔

پیغام صلح نے شروع میں بڑے زور سے اعلان کیا تھا، کہ پیغامیوں کو منافقین کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ لیکن جوں جوں وہ صفائی کرتا ہے۔ توں توں اندرونہ کا حال واضح ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اسی اداریہ میں اس "راز" آشکارا کو چھپانے میں نہ صرف بُری طرح ناکام ہوا ہے۔ بلکہ الٹا اسے اور بھی فاش کرنے میں ممد ہوا ہے۔

اس اداریہ میں کوشش یہ کی گئی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اولاد کو اور بھی گمراہ کیا جائے۔ اور ان کی غلطیوں پر انہیں مستحکم کیا جائے۔ اس لئے انہوں نے خلیفہ اول رضؓ کی توہین کے افسانہ کو زیادہ سے زیادہ رنگین اور دلآویز بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ایک ذرا سی عقل اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ پیغام صلح کی غرض کیا ہے۔ اداریہ کے شروع ہی میں لکھتا ہے۔

"ربوہ کے فتنہ منافقین کے سلسلہ میں نام نہاد منافقین کے مقاطعہ کا جو خطرہ لاحق تھا۔ وہ آخر کار پورا ہو کر رہا۔ اخبارات کے پیش از وقت بیانات اور حکومت کے انتباہ کی وجہ سے خلیفہ صاحب ربوہ اپنے سابقہ طریق مقاطعت پر تو عمل پیرا نہیں ہو سکے۔ اب ایک اور طریق انہوں نے اختیار کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں اور انجمنوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے ان لوگوں کے متعلق جو خلیفہ صاحب سے کسی رنگ میں بیزاری کا اظہار کر کے "منافقین" کی فہرست میں داخل ہو چکے ہوں، ریزولیوشن پاس کر کے ان کے اخراج کی منظوری خلیفہ صاحب سے حاصل کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے لاہور کی انجمن احمدیہ مبایعین نے دس آدمیوں کے (جن میں حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب بھی ہیں) اخراج کا ریزولیوشن پاس کر کے خلیفہ صاحب کو منظوری کے لئے بھیجا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اب لوکل "انجمن احمدیہ ربوہ" نے ایک قرارداد میں مولوی عبدالمنان صاحب پسر حضرت مولانا نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخراج کی سفارش کی ہے۔"

اس کے بعد یہ بھی لکھتا ہے کہ:۔

"خیر یہ خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت کا معاملہ ہے۔ اس سے ہمیں غرض نہیں۔ اپنے مریدوں سے وہ جو چاہیں۔ اور جس طرح چاہیں سلوک کریں۔"

سوال یہ ہے کہ جب آپ کو جماعت احمدیہ کے اندرونی معاملہ سے تعلق نہیں ہے۔ تو اتنی لمبی تمہید جس میں بے بنیاد الزامات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر لگائے گئے ہیں، باندھنے کی کیا ضرورت تھی؟

لاہور کی جماعت احمدیہ نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس میں دس آدمیوں کا ذکر ہے۔ ان میں اگر عبدالوہاب صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ تو اس میں کیا خصوصیت تھی۔ کہ پیغام صلح خطوط وحدانی میں خاص طور پر ان کا نام لیتا ہے۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ انہیں حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد جتلا کر ان کے لئے ہمدردی حاصل کی جائے۔ دس میں سے صرف مولوی عبدالوہاب صاحب کا چیمپئن بننے سے اور کیا غرض ہو سکتی ہے۔ سوا اس کے کہ اول جماعت کے افراد کو بھڑکایا جائے۔ اور دوم انہیں اپنی غلطیوں پر مستحکم کیا جائے۔

پھر مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق پیغام صلح لکھتا ہے کہ:۔

"ہمیں حیرت اس بات پر ہے۔ کہ مولوی عبدالمنان صاحب کے اخراج کے لئے یہ بہانہ تراشا گیا ہے۔ کہ انہوں نے "پیغام صلح" کے اس الزام کی تردید نہیں کی۔ کہ خلیفہ صاحب نے حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیر و توہین کی ہے۔"

کیا اس کو بہانہ تراشنا کہتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مولوی عبدالمنان صاحب نے اپنے اس خط میں جو پیغام صلح نے بڑے طمطراق سے شائع کیا ہے۔ پیغام صلح کے سراسر بہتان کی جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر حضرت خلیفہ اول رضؓ کی توہین کے متعلق لگایا ہے۔ تردید نہیں کی۔ کیا یہ بہتان ایسا معمولی تھا۔ کہ اس کو نظر انداز کر دیا جاتا؟ ہم ذیل میں قرارداد مذکورہ سے کچھ حصہ درج کرتے ہیں:۔

"ہر غیرت مند مبایع احمدی برملا کہتا ہے۔ کہ پیغامیوں کا یہ اعتراض بالکل غلط اور محض بہتان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز ہرگز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے حق میں کوئی نازیبا کلمہ استعمال نہیں کیا۔ اور آپ ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے۔ جبکہ آپ انہیں اپنا استاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اول تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف یہ بات ظاہر و باہر ہے۔ کہ پیغامیوں کے اکابر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی آپ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہے۔ اور انہوں نے آپ کو خلافت سے معزول کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور قدم قدم پر مخالفت کی۔ چنانچہ اب جو انہوں نے تحریر لکھی ہے۔ اس میں بھی صرف نور الدین لکھا ہے۔ حضرت خلیفہ نہیں لکھا۔ لیکن میاں منان اور وہاب کو پیغام صلح کا نور الدین لکھنا پسند آگیا ہے۔ اور الفضل کا حضرت خلیفہ اول رضؓ لکھنا بُرا لگتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی ایک ایسا وجود تھا۔ جو حضرت خلیفہ اول رضؓ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیتا تھا اور آپ ہی ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔ پس وہ لوگ جو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی زندگی میں آپ کے دشمن رہے۔ اور اب تک دل میں ہیں۔ آج یہ کہتے ہیں۔ کہ گویا آپ پر جان فدا کرنے والا ان کی ہتک کرتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

کیا قرارداد کے ان الفاظ کا کوئی جواب پیغام صلح کے پاس ہے؟ کیا مولوی عبدالمنان صاحب اس حقیقت سے ناواقف ہیں؟ پھر ان کی خاموشی کیا معنی رکھتی ہے؟ کیا یہ "نام نہاد منافقین" کا وطیرہ ہوتا ہے؟ اور اگر لوکل جماعت احمدیہ ربوہ نے ایسا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ تو اس نے کیا ظلم کیا ہے؟ کیا کوئی جماعت خاص کر الٰہی جماعت ایسے لوگوں کا وجود برداشت کر سکتی ہے؟

تعجب ہے کہ پیغام صلح نے اسی صفحہ پر جس پر اداریہ زیر بحث شائع ہوا ہے مندرجہ ذیل اعلان بھی شائع کیا ہے:۔

"احباب ہوشیار رہیں

ان لوگوں سے جن کو سنگین الزامات کے ماتحت الگ کر دیا گیا ہے۔ یا وہ لوگ جو انجمن سے من مانی ترقیاں مانگتے تھے۔ جو انجمن نے ان کو اہل نہ سمجھ کر نہیں دیں۔ اور اس بناء پر وہ الگ ہو گئے ہیں۔ اور یا وہ لوگ جو انجمن میں بڑی بڑی تنخواہوں پر مبلغ بننے کے متمنی تھے۔ لیکن انجمن نے ان کو اس کام کے لئے موزوں نہیں سمجھا۔ اب یہ لوگ مل کر اور مختلف جماعتوں میں جا کر انجمن کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کی غلط بیانی کے فریب میں نہ آئیں اور ہوشیار رہیں۔

سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور"

اگر جماعت احمدیہ کی مختلف جماعتیں ایسے منافقین کو جماعت کی رکنیت سے علیحدہ کرنے کا اعلان کرتی ہیں۔ تو پیغام صلح چیں بجبیں ہوتا ہے۔ مگر وہی کام پیغامیوں کی نام نہاد انجمن کرتی ہے تو اس کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ آپ تو اپنے احباب کو ہوشیار کر سکتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کو یہ اختیارات نہیں۔ آخر کوئی اصول ہے یا نہیں؟

احمدی بچیوں کے لئے ضروری اعلان

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ناصرات الاحمدیہ کا اہم اجتماع ہوگا

ماہ اکتوبر کی آخری جمعرات کو یعنی ۲۵ تاریخ کو ربوہ میں احمدی بچیوں یعنی ناصرات الاحمدیہ کا ایک اہم اجتماع ہو رہا ہے، باہر سے ناصرات الاحمدیہ کی جو ممبرات شامل ہونا چاہتی ہوں، وہ مقررہ تاریخ تک ضرور پہنچ جائیں۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ہوگا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ سرگودہا کی قرارداد

میاں عبدالوہاب، میاں عبدالمنان اور ان کے ساتھی

جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے بلکہ وہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں

یہ لوگ خود اپنے عمل سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں ہیں

کل ہم نے جماعت احمدیہ لائل پور کی قرارداد یں شائع کی تھیں۔ آج ہم جماعت احمدیہ سرگودہا کی ایک قرارداد درج ذیل کرتے ہیں۔ اور بھی جو جماعتیں اس قسم کے ریزولیوشن بھجوائیں گی ان کو شائع کر دیا جائے گا۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ سرگودھا کا ایک اجلاس عام مورخہ ۱۲/۱۰/۵۶ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:

"جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ گیارہ اشخاص (میاں عبدالوہاب وغیرہ و میاں عبدالمنان صاحب) کے متعلق ریزولیوشن پاس کر چکی ہے کہ وہ لاہور اور ربوہ کی لوکل جماعتوں کے ممبر نہ سمجھے جائیں۔ اور نہ ہی آئندہ وہاں انہیں کوئی عہدہ دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان ہر دو ریزولیوشنوں کی تصدیق بھی فرما چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس فتنہ کے سدّباب کے لئے صرف اسی قدر اقدام ان اشخاص کے متعلق کافی نہیں۔ بلکہ ان کی کارروائیوں سے لاہور اور ربوہ کے علاوہ باقی تمام جماعت ہائے احمدیہ کو بھی پوری طرح محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیا جائے۔

میاں عبدالوہاب کے متعلق جہاں یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جن کو کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ ایمان رکھنے والا احمدی بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ مثلاً نعوذ باللہ یہ کہ "حضور کا دماغ خراب ہو گیا ہے کیوں نہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یا صاحبزادہ صاحب (مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) جیسے لائق آدمیوں میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے اور کہ علاج پر اس قدر روپیہ صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔" (ملاحظہ ہو شہادت مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب مندرجہ الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء) وہاں ان کے متعلق یہ بھی ثابت ہے۔ کہ وہ احرار یحی تحریک ۱۹۳۵-۳۶ء کے دوران میں باقاعدہ طور پر احرار کو جماعت احمدیہ کی اندرونی خبریں پہنچانے کا کام کرتے رہے (ملاحظہ ہو بیان شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ بھیرہ مندرجہ الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء) یہ بدترین دشمنی اور غداری ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

میاں عبدالمنان صاحب کو اچھی طرح ان باتوں کا علم ہو چکا ہوا ہے۔ بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق مذکورہ بالا الفاظ استعمال کرنے کا علم اس فتنہ کے ظاہر ہونے سے بہت پہلے انہیں ہو چکا تھا۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی ایمان کے اس تقاضا کو پورا نہ کیا۔ کہ میاں عبدالوہاب سے بیزاری یا بے تعلقی کا اظہار یا اعلان کرتے۔ بلکہ دونوں اسی طرح سے شیر و شکر ہیں جس طرح پہلے تھے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب مکرم شیخ نصیر الحق صاحب میاں عبدالوہاب کے ان الفاظ استعمال کرنے کے متعلق مرکز میں شکایت پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد اپنی اہلیہ اور خوشدامن صاحبہ کے ساتھ محترمہ اماں جی کے افسوس کے لئے مولوی عبدالسلام صاحب و مولوی عبدالمنان صاحب کے پاس گئے تو وہاں انہیں شرمندہ کیا گیا۔ کہ یہ شکایت کی گئی ہے (ملاحظہ ہو بیان شیخ نصیر الحق صاحب مندرجہ الفضل مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء) جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ایسے مخلصین سے بھری پڑی ہے۔ جنہوں نے احمدیت یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی محبت کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا خواہ وہ جان کی تھی یا مال کی یا عزت کی یا عزیز ترین رشتہ داروں کی۔ لیکن میاں عبدالمنان صاحب نے اسے ایمانی غیرت کا تقاضا نہ سمجھا۔ جس کے صاف معنے ہیں کہ خیالات میں دراصل دونوں بھائیوں کا اتحاد ہے۔ اور ان خیالات میں کوئی ایک بھائی دوسرے سے پیچھے نہیں۔

پھر مخالفین و منافقین نے میاں عبدالمنان صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز (خدا تعالےٰ حضور کو ہم عاجزوں کے لئے سلامت رکھے) کی موجودگی میں خلافت کا اہل اور امیدوار ظاہر کیا جو اسلام کے منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن میاں عبدالمنان صاحب نے اس کی تردید نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء بمقام مری مندرجہ الفضل مورخہ ۲۲/۹/۵۶ میں ارشاد فرمایا "اگر یہ لوگ سیدھی طرح صداقت اختیار کر لیں تو نہ کوئی سزا رہتی ہے۔ اور نہ جماعت سے اخراج کا کوئی سوال رہتا ہے۔ اگر ایک شخص الفضل والوں کو اپنے دستخطوں کے ساتھ یہ لکھ کر بھجوا دیتا ہے کہ میرے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ میں خلافت کا امیدوار ہوں یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ایک خلیفہ کی موجودگی میں میں خلافت کے امیدوار پر لعنت بھیجتا ہوں اور اگر کوئی دوست میری نسبت ایسے خیال کا اظہار کرتا ہے کہ خلیفہ کی موجودگی میں یا اسکے بعد یہ شخص خلافت کا مستحق ہے۔ تو میں اس کو بھی لعنتی سمجھتا ہوں۔ اسی طرح جو پیغامی یہ کہتے ہیں کہ جماعت مبایعین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ہتک کرتی ہے۔ میں ان کو بھی جھوٹا سمجھتا ہوں گزشتہ ۴۰ سال میں میں دیکھ چکا ہوں کہ پیغامی جماعت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ہتک کرتی رہی ہے۔ اور مبایعین ان کا دفاع کرتے رہے ہیں۔ تو اس کے بعد وہ ہر احمدی کو کہہ سکتے تھے۔ کہ اب ہم اور کیا طریق اختیار کریں۔ پھر اگر میرے پاس ان کی مخالفت کی کوئی اور دلیل ہوتی تو میں اسے شائع کر دیتا ورنہ میں بھی سمجھ لیتا اور جماعت بھی اس نتیجہ پر پہنچ جاتی۔ کہ اب یہ لوگ صفائی کے لئے جو کچھ کر سکتے تھے کر چکے ہیں۔"

میاں عبدالمنان صاحب نے حضور کے اس طریق کے بتا دینے کے بعد بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور سیدھی راہ پر چلنا مناسب نہ سمجھا۔ جو بیان انہوں نے اخبار پیغام صلح مجریہ ۳/۱۰/۵۶ میں شائع کروایا ہے۔ وہ غیر مبایعین اور میاں عبدالمنان صاحب کے منافق دوستوں کی تردید کرنے کی بجائے انہیں خوش کرنیوالا ہے۔ اس میں امیدوار خلافت اور خلافت کا مستحق سمجھنے والوں کے متعلق ذکر ہرگز اس طرح کے ساتھ نہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح کے مجوزہ الفاظ میں ہے۔ اور نہ ہی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ہتک کے الزام کی تردید ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خلافت ثانیہ کے خلافت حقہ ہونے اور اسکے ساتھ وابستگی کے متعلق اس بیان میں ایک لفظ بھی نہیں۔ یہ بیان درحقیقت ایسا ہے کہ ایک غیر مبایع بھی اسے اپنے دستخطوں کے ساتھ شائع کرانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کر سکتا اسی وجہ سے یہ بیان پیغام صلح میں پورے ایک صفحہ پر جلی حروف میں شائع کیا گیا ہے۔ گویا یہ بیان پیغامیوں اور اپنے دوستوں کی صفائی کے لئے ہے نہ کہ ان الزامات کی تردید اور جماعت کی تقویت کے لئے۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ سرگودہا سمجھتی ہے کہ درحقیقت میاں عبدالوہاب۔ میاں عبدالمنان اور ان کے دوست اور ساتھی جن کا ذکر لاہور اور ربوہ کی جماعتوں کے ریزولیوشنوں میں آیا ہے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے خارج شدہ قرار دینا جماعت کو انتشار سے محفوظ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ہم ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ خود اپنے عمل سے ایسا ثابت کر چکے ہیں۔"

جماعت احمدیہ سرگودہا بذریعہ عبدالحق امیر جماعت احمدیہ سرگودہا ۱۲/۱۰/۵۶

شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ کا حلفیہ بیان

مولوی عبدالوہاب عمر کی احراریوں سے ساز باز کے متعلق ایک اور شہادت

الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ کا ایک بیان شائع ہو چکا ہے۔ جس میں انہوں نے مولوی عبدالوہاب عمر کی احراریوں سے ساز باز کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے۔

اب ذیل میں ہم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ کا ایک حلفیہ بیان درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس بیان سے بھی جو ایک اور واقعہ سے تعلق رکھتا ہے اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ عبدالوہاب عمر ایک لمبے عرصہ سے احراریوں سے تعلق رکھتے ہیں (ادارہ)

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ہمارا ایمان ہے۔ کہ منافقین کی ناپاک اور شر انگیز سرگرمیاں جن میں وہ ایک لمبے عرصہ سے مصروف عمل تھے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت خود بخود طشت از بام ہو چکی ہیں۔ اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم فتنہ سے بروقت آگاہ اور محفوظ ہو گئی۔ مولا کریم حضور کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ اور ہمارے سارے خاندان کو حضور کے قدموں میں جگہ دے کر حضور کی پیروائی میں اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب عمر کی پوشیدہ سرگرمیوں اور جماعت کے خلاف ساز باز کے متعلق تیرہ سال قبل کا ایک واقعہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں جس کا مفہوم اور خاکہ میرے ذہن میں اب تک موجود رہا ہے جسے اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔

چوہدری برکت علی مرحوم جو مکتبہ اردو اور ماہنامہ ادب لطیف لاہور کے مالک تھے۔ گرمیاں گذارنے اکثر کوئٹہ آتے رہتے تھے۔ ان کے ہمراہ ایک اور غیر احمدی دوست ہوا کرتے تھے۔ جو محکمہ تعلیم پنجاب سے تعلق رکھتے تھے یہ ہر دو احباب میرے ایک غیر احمدی نوجوان کے گھر اکثر آتے رہتے تھے۔ جو محکمہ ریلوے میں افیسر ہیں۔ وہیں میری ان سے کبھی کبھار ملاقات ہوتی۔ چوہدری صاحب مرحوم سے مذہبی گفتگو کا سلسلہ اکثر چلا کرتا تھا۔ وہ مجلس احرار کے سرگرم رکن تھے اور ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ احراریوں کی سرگرمیوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے اور ان کی بڑی مالی امداد بھی کرتے تھے۔ احمدیت کے خلاف گوناگوں تعصب رکھتے۔ ان کے لہجہ میں طنز کا پہلو نمایاں ہوتا اور بار بار کہتے کہ ہمیں کیا بتاتے ہو ہم تو آپ کی جماعت کے اندرون سے اچھی طرح واقف ہیں۔

غالباً ۱۹۴۳ء کی سرگرمیوں کا ذکر ہے کہ دوران گفتگو میں حسب معمول چوہدری برکت علی نے متذکرہ بالا ہر دو غیر احمدی احباب کی موجودگی میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے طنزاً کہا کہ تم ابھی بچے ہو۔ تمہیں ابھی اپنی جماعت کے اندرون کا علم نہیں ہوا۔ تمہاری جماعت کے سرکردہ لوگ ہم سے پوشیدہ ملتے رہتے ہیں اور اہل قادیان کے اندرونی حالات ہم کو بتاتے رہتے ہیں۔ جس سے "مرزائیت کی سچائی" ہم پر خوب واضح ہو چکی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ جھوٹ بول کر اپنا ایمان ضائع نہیں کر رہے ہیں۔ تو مجھے ان سرکردہ احمدیوں کے نام بتائیں۔ جو آپ کو پوشیدہ ملتے ہیں۔ اور اگر بہت سی راز کی باتوں سے آپ پر سچائی آشکار ہو چکی ہے۔ تو چند ایک ہمیں بھی بتائیں تاکہ ہم اس سچائی سے محروم نہ رہ جائیں۔ لیکن وہ اس سوال سے کتراتے اور نام نہ بتاتے۔ صرف اتنا کہتے کہ وہ لوگ تمہاری جماعت میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن ان سے بہت بے انصافی کا برتاؤ ہوا ہے۔ وہ قادیان میں بہت تنگ ہیں ان کے حقوق کو پامال کیا گیا ہے۔ اور اپنی تنگدستی اور پریشانیوں کی ہم سے شکایت کرتے ہیں اور ہم سے مالی امداد بھی طلب کرتے رہتے ہیں

پھر کچھ توقف کے بعد کہنے لگے کہ وہی لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ قادیان بھر میں دو شخص بھی ایسے نہیں ملیں گے۔ جو دل سے موجودہ خلیفہ سے خوش ہوں ڈر کے مارے گو ظاہر طور پر اب تک مخالفت نہیں ہوئی۔ لیکن جہاں بھی موقع ملتا ہے۔ لوگ خفیہ مجالس کر کے موجودہ خلیفہ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ حال ہی میں قادیان میں ایک جلسہ عام ہوا ہے جس میں اہل قادیان نے متفقہ طور پر خلیفہ صاحب کی اقتدار کے خلاف نکتہ چینی کی ہے اور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ میں خاموشی سے سنتا رہا۔ اس کے بعد چوہدری صاحب کہنے لگے کہ تمہاری جماعت کے بزرگوں کے ذاتی کیریکٹر کے متعلق بھی ہمیں اطلاعات ملتی رہتی ہیں اور کچھ بزرگوں کے خلاف الزام بھی لگائے۔ اس پر میری غیرت نے اور کچھ سننا گوارا نہیں کیا۔ اور میں نے نہایت جوش میں دوسرے ہر دو غیر احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دوستو ہمارا اپنا مکان قادیان میں ہے اور میں اور میرا خاندان ایک لمبے عرصہ تک وہاں مقیم رہے ہیں۔ ہم بھی وہاں کے تمام حالات سے واقف ہیں لیکن میں عینی شاہد ہونے کی حیثیت سے چوہدری صاحب کے تمام الزامات اور غلط واقعات کی تردید کرتا ہوں۔ اور اس کے جواب میں یہی کہتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اب میں یہ کہتا ہوں کہ اگر چوہدری صاحب ان نام نہاد سرکردہ احمدیوں کا نام نہیں بتائیں گے جو نہ صرف منافق ہیں اور خفیہ طور پر احرار سے ملتے ہیں بلکہ اپنے کذب اور جھوٹ کو "راز کی باتیں" بتا کر ان کے عوض جماعت کے شدید دشمنوں کے سامنے کاسہ گدائی لئے پھرتے ہیں تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا یہ سب کذب اور افتراء چوہدری صاحب جیسے اور ان جیسے دیگر دشمنان احمدیت کے اپنے گھڑے ہوئے ہیں۔ اور خواہ مخواہ احمدیوں کو بدنام کرنے پھرتے ہیں۔

اس پر یکلخت چوہدری برکت علی نے کہا کہ "وہ آپ کے خلیفہ اول کے لڑکے مولوی عبدالوہاب ہیں"

حضور مجھے اس وقت ہرگز یقین نہیں آیا تھا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے متعلق جو باتیں چوہدری برکت علی نے کی ہیں وہ سچ ہیں۔ بلکہ یہی سمجھتا رہا کہ ان پر افتراء کیا جا رہا ہے اور چونکہ تحقیق کے بغیر کسی پر عائد شدہ الزام کو پھیلانا اسلام میں ممنوع ہے۔ میں آج تک خاموش رہا ہوں۔ آج تیرہ سال کے بعد اس واقعہ کو حلفیہ طور پر بیان کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

میرے پیارے آقا
میں ہوں حضور کے غلاموں کا غلام
شیخ محمد اقبال

کیا غیر مبایعین بھی خلافت حقہ کے قائل ہو گئے ہیں؟

"پیغام صلح" میں مولوی عبد المنان صاحب کے بیان کی اشاعت کے بعد

ایڈیٹر "پیغام صلح" سے ایک سوال

(از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد بی اے)

پیغام صلح کی اشاعت مورخہ ۳ اکتوبر میں صفحہ ۲ پر نہایت جلی سرخیوں اور نمایاں قلم سے مولوی عبد المنان صاحب عمر کا ایک طویل بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بزعم خویش اس سلسلہ میں اپنی برأت کا اظہار کرنا چاہا ہے۔ کہ وہ خلافت کے متمنی نہیں۔ اور انہوں نے کسی فرد یا پارٹی یا جماعت کے ساتھ کوئی سازش اور منصوبہ نہیں بنایا قطع نظر اس سے کہ مولوی عبد المنان صاحب کا بیان ان پر عائد شدہ الزامات سے انہیں کس حد تک بری کرتا ہے۔ اور ان کی پوزیشن اس سے صاف ہوتی بھی ہے یا نہیں۔ ہم ان کے اس بیان کے ایک حصہ کو ذیل میں درج کرکے پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ بھی "مولوی عبد المنان عمر صاحب فرزند حضرت مولانا نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ" کے ساتھ (جن کے بیان کو انہوں نے اس قدر اہمیت سے شائع کرکے دوستی اور خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے) اس مسئلہ پر اتفاق کا اظہار کرتے ہیں؟ مولوی عبد المنان صاحب نے اپنے بیان میں لکھا ہے:-

> "میرا یہ عقیدہ ہے کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے کے متعلق تجویز خواہ وہ اسکی وفات کے بعد کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ حتماً ناجائز ہے۔ خلافت حقہ اپنے ساتھ بے انتہا برکتیں رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اکا ہاتھ اس کے اوپر ہوتا ہے۔ وہ جماعتی اتحاد و استلاف کے قیام اور الٰہی نور کے اظہار کا ذریعہ ہے۔"

اب پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب بتائیں۔ کہ آیا وہ بھی "حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی عبد المنان صاحب عمر" کی اس عبارت سے جسے انہوں نے یقیناً بڑی دلی مسرت اور اہمیت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اتفاق کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ خلافت حقہ اپنے ساتھ بے انتہا برکتیں رکھتی ہے۔ اور الٰہی نور کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ یا کیا اب بھی وہ اپنے اسی پرانے مسلک پر قائم ہیں۔ کہ خلافت کی کوئی ضرورت نہیں۔

"الفضل محمود" نے انہیں اس بات پر تو آمادہ کر دیا۔ کہ وہ مولوی عبد المنان صاحب کے بیان کو شائع کر دیں۔ اور بالواسطہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ مظلوم ہیں۔ اور جو الزامات ان پر لگائے جا رہے ہیں۔ وہ درست نہیں لیکن انہوں نے یہ غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ کہ اس بیان کی اشاعت سے وہ خود اپنے آپ کو بھی جھٹلا رہے ہیں۔

"پیغامی" آج تک سارا زور اس بات پر صرف کرتے رہے ہیں۔ کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہرگز نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کسی قسم کی خلافت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن آج وہ ایسی بیانوں کو بڑے طمطراق سے شائع کر رہے ہیں جن میں ان عقیدوں کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ خلافت حقہ اپنے ساتھ بے انتہا برکتیں رکھتی ہے۔ پیغام صلح کے ایڈیٹر اور ان کے ساتھیوں میں اگر کسی بھی وجہ سے یہ لاشعوری تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ تو ہماری دعا ہے۔ کہ اس کا عملی اظہار بھی ہو۔ اور وہ بھی "حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی عبد المنان عمر صاحب" کی طرح اپنے پرانے غلط عقیدہ سے رجوع کرکے کم از کم "خلافت حقہ" کی ضرورت کو تو تسلیم کر لیں۔ اور یہ یقین کر لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس پر ہوتا ہے۔ اور وہ الٰہی نور کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امتحان ماہ نومبر کے آخر میں ہوگا۔ تمام مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال کریں۔ تاکہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جاسکیں۔ اگر کسی بہن کو کتاب کی ضرورت ہو۔ تو دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوا سکتی ہیں۔ قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ ڈاک خرچ۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کیا غیر مبایعین جماعت احمدیہ کے خلاف منافقین کی خفیہ ریشہ دوانیوں میں شامل نہیں ہوتے رہے؟

۱۹۲۸ء میں مباہلہ والوں کی خفیہ مدد کرنے کے سلسلے میں ایک شہادت

(از مکرم عبد الکریم صاحب ورک پشاور)

قریباً پچاس سال سے اکابرین پیغام اور ان کے بعض سرگرم رفقاء نے جماعت مبایعین میں انتشار پیدا کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی ہوئی ہے۔ چنانچہ آج کل "پیغام صلح" بڑی سرگرمی سے اس مہم کو سر کرنے کے لئے اپنے اکابرین کی نمائندگی کا حق ادا کر رہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب بھی جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی بیرونی یا اندرونی فتنہ کھڑا کیا گیا پیغام پارٹی کے بعض مخصوص سربراہوں نے ضرور اس میں خفیہ اور ظاہری طور پر حصہ لیا۔ چنانچہ انہوں نے مصری فتنہ میں حصہ لیا۔ اس سے پہلے ۱۹۲۸ء میں مباہلہ والوں کی خفیہ اور علانیہ مدد کی۔ اب مدیر "پیغام صلح" نے لکھا ہے۔ کہ "اگر میر مدثر شاہ صاحب کو انہوں نے (مباہلہ والوں نے) کچھ اشتہارات دیئے۔ اور انہوں نے آگے لوگوں کو دے دیئے تو اس میں سازش کونسی ہو گئی"۔ مدیر صاحب فرماتے ہیں کہ "سازش تب ہوتی۔ کہ خفیہ خفیہ کچھ میاں صاحب کے خلاف ریشہ دوانیاں کی جاتیں"۔ (اخبار پیغام صلح ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

میں مندرجہ ذیل واقعہ پیش کرکے مدیر پیغام صلح سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ اس کا نام خفیہ خفیہ ریشہ دوانی ہے یا نہیں؟

جناب صوفی حاجی محمد صاحب قادری سیکرٹری انجمن فاروقیہ نے میرے ایک سوال کے جواب میں تسلیم فرمایا کہ فی الواقع ۱۹۲۸ء میں یہاں پشاور کے بعض غیر مبائع اصحاب نے ایک مہمان کو میرے ہاں ٹھہرائے رکھا۔ جو لاہور سے آیا ہوا تھا۔ تاکہ میں اسے اخبار مباہلہ کے خریدار پیدا کر دوں۔ اور ساتھ ہی ہدایت فرمائی۔ کہ قادیانی جماعت کے ممبروں کو اس امر کا پتہ نہ لگے۔ کہ اس مہمان کا تعلق احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے ہے۔

جناب صوفی حاجی محمد صاحب کے اس بیان کی تائید ایک اور صاحب نے بھی فرمائی ہے۔ جو یہاں سرحد میں ادبی حلقوں میں بڑی عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور اچھی شہرت کے مالک ہیں۔ (اور اسی کوچہ میں رہتے ہیں۔ جہاں پیغام پارٹی کی انجمن اور حضرت مولانا مولوی غلام حسن خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے مکانات ہیں) ان کا نام عبد السلام خاں صاحب ہے۔ مگر لقب ان کا آقائے الوالکیف کیفی سرحدی ہے۔ جنگ عالمگیر سے پہلے وہ ایک رسالہ بھی نکالا کرتے تھے۔ جس کا نام "سفیر سخن" تھا۔ انہوں نے پندرہ بیس دن ہوئے ہیں۔ عزیزم محمد یونس اینڈ کمپنی کی دکان میں چند احمدی اور غیر از جماعت احباب کی موجودگی میں فرمایا۔ کہ

"جناب میر مدثر شاہ صاحب مباہلہ والوں اور مصری وغیرہ کے اشتہارات عام طور پر اہل سنت والجماعت لوگوں میں بذریعہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے تقسیم کیا کرتے تھے۔ اور اخبار مباہلہ کی خریداری کے لئے ایک شخص کو جناب صوفی حاجی محمد صاحب قادری ۱۹۲۸ء میں میرے پاس بھی لائے تھے۔"

مدیر اخبار "پیغام صلح" ان ہر دو معززین کے بیانات کو پڑھ کر بتائیں۔ کہ کیا اس قسم کی کوششیں سازش نہیں؟ جن کے ذریعہ "خفیہ خفیہ کچھ میاں صاحب کے خلاف ریشہ دوانیاں کی جاتیں" تھیں۔

جناب صوفی حاجی محمد صاحب نے جو حلیہ اس شخص کا بتایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً اس شخص کا نام عبد الشکور تھا۔ وہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کا محصل اور لیسر ورکار رہنے والا تھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

(۱) میرے والد چودھری رحمت خاں صاحب سفید پوش چونڈہ ضلع سیالکوٹ ان دنوں کان کی شدید درد میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سے التماس ہے۔ کہ میرے والد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ بشیر احمد باجوہ واقف زندگی کلرک دفتر آبادی ربوہ

(۲) مکرم بابو کرامت اللہ صاحب مالک کے سنز اینڈ سٹریز کراچی بیمار ہیں۔ احباب جماعت۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بابو صاحب محترم کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ لطیف احمد بخش دوا خانہ طب جدید ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب توضیح مرام کا امتحان

جماعت احمدیہ کی مجالس انصاراللہ کے امتحان کے لئے فتح اسلام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار کو امتحان ہوگا۔ احباب انصاراللہ کو چاہئے کہ اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ سے مل سکتی ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے اس کتاب کے مضامین کا کسی قدر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) بائیبل اور احادیث و اخبار کی رو سے ایلیا اور عیسےٰ کا آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دوبارہ نزول کی حقیقت بیان فرمائی ہے اور ایلیا کی مثال سے اسے واضح کیا ہے اور حسب اعلام والہام الٰہی مثیل مسیح کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔

(۲) یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دوبارہ آنے سے اس کی خو بو پر آنے والا مراد ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں کفار کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آسمان پر جانے کا مطالبہ اور اس کے جواب کا ذکر کیا گیا ہے نیز حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم (بخاری) کا ذکر کیا گیا ہے اور کسر صلیب اور قتل خنزیر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔

(۳) اس بات کے ثبوت میں کہ مسیح اول اور مسیح ثانی دو الگ الگ وجود ہوں گے۔ بخاری شریف سے دونوں مسیحوں کے دو الگ الگ حلیے بیان کئے گئے ہیں۔ نیز اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ مسیح نبی کا مثیل بھی نبی ہونا چاہئے۔

(۴) محدث کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ نبوت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ نیز باب نبوت اور وحی کے مسدود ہونے کا جواب دیا گیا ہے۔

(۵) حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ نیز بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلےٰ مقام اور بروز مظہر آپ کی ذات پر ختم ہو گیا ہے۔

(۶) مراتب قرب و محبت کی تین اقسام کا ذکر کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی تک نبی اور مسیح نہیں پہنچ سکتے۔

(۷) نزول ملائک کی حقیقت اور ان کے کام بیان کئے گئے ہیں۔ اور ملائکہ کا تعلق ستاروں سے کیا ہے۔

(۸) وحی کے وقت اللہ اور رسول کے درمیان ملائک کا واسطہ ہونا اور کہ اجرام سماویہ سے متعلقہ نفوس نورانیہ کو قرآن میں ملائکہ یا جنات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(۹) خواص الناس۔ خواص الملائک سے افضل ہیں اور اس کا ثبوت

(۱۰) سورۃ والشمس کی نہایت لطیف تفسیر اور قرآن شریف میں مخلوق چیزوں کی قسم کھانے کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

(۱۱) نزول جبریل کی حقیقت۔ نیز وحی کے وقت توسط ملائک کا عین قانون قدرت کے موافق ہونا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱۲) اولیاء اور انبیاء کے کشوف اور رویا۔ الہامات اور کشوف کو دوسرے لوگوں کے رویا وغیرہ کی نسبت سے کیا خصوصیت حاصل ہوتی ہے وغیرہ

قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

مورخہ ۳ اکتوبر بوقت تقریباً ۷ بجے صبح وہاڑی ضلع ملتان کے قریب ایک خطرناک لاری کا حادثہ ہوا تھا۔ اس میں ۶۲ سواریاں تھیں۔ جن میں سے صرف دو بچیں۔ باقی سب تقریباً جل کر راکھ ہو گئیں۔

اس بدقسمت لاری میں عزیزم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ انچارج حیوانات ہسپتال مویشیاں ضلع ملتان سفر کر رہے تھے۔ عزیز مذکور بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ عزیز نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی اور بیوی چھوڑی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ کیونکہ پولیس نے مردہ لاشوں کو اسی جگہ دفن کر دیا تھا۔ اور دعا مغفرت فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز مرحوم کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالےٰ ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(نور محمد گرداور سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ علی پور دگھواں ضلع مظفرگڑھ)

ولادت

میرے چچا عبداللطیف صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازئ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(چوہدری بشارت الرحمٰن طاہر محلہ دارالنصر غربی)

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ شائع ہو گیا

جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں

مندرجہ بالا مضمون ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کر سکنے کے پیش نظر اس کی قیمت چھ روپے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں۔ کیونکہ صرف پندرہ ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے۔

افراد تھوڑی تعداد میں بھی منگوا سکتے ہیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹوں کے ذریعہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ محصول ڈاک اس قیمت کے علاوہ ہوگا۔ بڑی تعداد میں منگوانے والی جماعتیں قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی تحریر فرمائیں۔ مطلوبہ تعداد سے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام اطلاع بھجوا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

بس کا ایک دردناک حادثہ

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو بورے والا سے ملتان کو جانے والی ایک بس جو مسافروں سے بھری ہوئی تھی ایک دوسری بس سے آگے نکلنے کے لئے دوڑ میں مقابلہ کرنے کے دوران الٹ گئی اور اس کے دروازے ڈھلی کے ساتھ پیوست ہو گئے۔ اتنے میں پٹرول کو آگ لگ گئی اور ٹینکی پھٹ گئی۔ جس سے تمام بس آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ مسافروں کے نکلنے کے لئے کوئی دروازہ نہ تھا۔ سوائے دو مسافروں کے باقی تمام مسافر جل کر مر گئے۔ مرنے والوں میں ڈرائیور۔ کلینر۔ ایک نائب تحصیلدار اور کچھ کنسٹبل اور دو قیدی اور دو مولوی بتائے جاتے ہیں۔ اور ان میں ملتان کا ایک خاندان مشتمل بر گیارہ افراد بھی بتایا جاتا ہے۔ یہ حادثہ نہایت افسوسناک اور المناک ہے اور بلحاظ اپنے اثر دہشت ناک بھی ہے۔ حکومت کی طرف سے ایسے حادثات کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھایا جانا چاہئے۔

میرے خیال میں جلنے والی بس کے دوسری طرف اور پچھلی طرف اگر دروازے ہوتے تو بہت سے مسافر اس سے نکل سکتے تھے۔ میں مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مقام گگو گیا تھا جو کہ بورے والا کے نزدیک ہے۔ وہاں کے احمدی دوست حکیم محمد یعقوب صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ جلنے والی بس میں سے جو دو صاحب بچ نکلے ہیں ان میں ایک صاحب مسٹر صدیقی ضلعدار نہر بنگلہ ماچھیانوالہ احمدی ہیں۔ باوجود دریافت کرنے کے یہ پتہ نہیں لگا کہ وہ کیونکر بس میں سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ کسی قدر آگ نے ان کو بھی مس کیا ہے۔ تاہم وہ خطرے سے باہر بیان ہوتے ہیں۔ مسٹر صدیقی صاحب احمدی کے چہرے اور بازوؤں پر کسی قدر آگ کا نشان بتایا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے صاحب کے دیگر حصص جسم پر آگ کے نشانات موجود ہیں۔ بہرحال ان دونوں صاحبوں کا جلتی ہوئی آگ میں سے سلامت بچ نکلنا معجزہ سے کم نہیں۔ سو ہم ان دونوں صاحبوں کو مبارکباد عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو آگ میں سے اپنے محض فضل و کرم سے بچ نکلنے کی سلامتی بخشی۔ اور جو اشخاص اس حادثہ کی نذر ہو گئے ہیں۔ ہم ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

غلام احمد خان امیر جماعت احمدیہ پاکپتن

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امید ہے جملہ مجالس کے خدام نے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے زور شور سے تیاریاں شروع کر دی ہوں گی۔ اب صرف چند روز باقی ہیں۔ متعلقہ انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ اگرچہ چندہ مجلس کی مد میں مجالس کی طرف سے جو رقم مرکز میں اب تک وصول ہوئی ہے وہ ان کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بجٹ کے مطابق چندہ مجلس کی وصولی کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام نوٹ کرلیں

ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس مرتبہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ خدام کا داخلہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہوگا۔ مورخہ ۱۹ کی صبح کو مقامی و بیرونی مجالس صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس تک اپنے خیمے نصب کریں گی۔ اس کے بعد کسی کو خیمے نصب کرنے کی اجازت نہ ہوگی ــ نماز جمعہ کے معاً بعد اجتماع کا افتتاح ہوگا اور اس کے بعد پروگرام شروع ہو جائے گا۔ پس باہر سے آنے والے خدام ۱۸ اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کریں یا زیادہ سے زیادہ ۱۹ اکتوبر کی صبح کو آٹھ بجے تک ربوہ پہنچ جائیں تا وقت پہ خیمے نصب کرسکیں اور نماز کے بعد پروگرام وقت پہ شروع کیا جاسکے۔

امید ہے بیرونی مجالس اس بارہ میں خاص اہتمام کریں گی اور وقت مقررہ پہ پہنچ جائیں گی۔ مقام اجتماع میں داخلہ کے وقت خادم کا سامان۔ خیمے کا سامان اور دوسرے امور کی پڑتال کی جائے گی۔ جس کے لئے خدام کو تیار ہو کر آنا چاہیئے ــ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کئی دن سے جسم میں درد کی وجہ سے بیمار ہے اور خانگی پریشانیوں اور مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت عطا کرے اور ذہنی پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ محمد رمضان چغتائی۔ کارکن تحریک جدید ربوہ

(۲) میری اہلیہ ممتاز بیگم عرصہ چھ سال سے بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے مالی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور چھوٹی بچی کی صحت بھی اب بہت خراب ہوگئی ہے جس کی وجہ سے مجھے کافی پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ منظور احمد امرتسری۔ خانیوال

(۳) مجھے ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ داؤد احمد لائلپوری از کراچی

(۴) خاکسار کے بڑے بھائی چند دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ مظفر احمد ربوہ

(۵) خاکسار کا چھوٹا بھائی مرزا نسیم احمد طاہر بعارضہ بخار آٹھ دس روز سے بیمار ہے۔ احباب و درویشان سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے میرے بھائی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا اسعد احمد کارکن منارۃ الاسلام ورکس ربوہ

محترم منشی نبی بخش صاحب سابق ہیڈ ماسٹر کی وفات

میرے والد محترم منشی نبی بخش صاحب سابق ہیڈ ماسٹر جو ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر داخل احمدیت ہوئے تھے اور متقی اور بے نفس انسان تھے۔ آٹھ دس روز کی بیماری کے بعد بعمر اسّی سال مورخہ ۸ اکتوبر بروز اتوار صبح ۷ بجے ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بعد از نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور درجات بلند فرمائے آمین۔ میاں محمد یوسف راہم سواتی کراچی

اعانت الفضل:۔ میاں محمد یوسف صاحب نے مبلغ ۵/- روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ (مینجر الفضل)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۴۷۱ :۔ میں امۃ الحی زوجہ شیخ محمد یعقوب صاحب قوم فانگو شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:
(۱) زیورات کا سیٹ طلائی وزنی دو تولے قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپے
(۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چھ صد روپے کل -/۸۰۰ روپے۔ میں اس کے چھٹے حصہ ۱/۶ کی وصیت کرتی ہوں۔
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی
(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ الحی معرفت شیخ محمد یعقوب صاحب موشی لداس سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی نمبر ۱ گواہ شد: مبارک احمد بقلم خود گواہ شد:۔ محمد یعقوب بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۴۹ :۔ میں ناصرہ بنت چوہدری شاہ دین قوم ڈیوجا پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری شاہ دین ڈاکخانہ چھبو ضلع نواب شاہ صوبہ سابق سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیور طلائی وزنی ایک تولہ تین رتی جس کی قیمت مبلغ یکصد چودہ روپے ہے زیور نقرئی وزنی ۲۶ تولہ قیمتی -/۲۶ روپے کل میزان ۱۱۴ + ۲۶ = -/۱۴۰ روپے ہے اس جائداد کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ ناصرہ بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام رسول سیکرٹری تعلیم و تربیت بقلم خود موصی ۱۳۹۶۳
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۴۸ میں نور صفیہ بیگم زوجہ محمد الدین قوم باجوہ پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری شاہ الدین ڈاکخانہ چھبو ضلع نواب شاہ سندھ صوبہ سابق سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیور طلائی وزنی ایک تولہ دو رتی جس کی قیمت مبلغ یکصد بارہ روپے آٹھ آنے ہے اس کے علاوہ حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے ایک لاکھ بھینس قیمتی -/۳۰۰ روپے مجھے جہیز میں ملی ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی منظوری پر جلد ادا کر دوں گی۔ کل میزان -/۱۲۱۲/۸ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھہ نور صفیہ بیگم گواہ شد:۔ چوہدری محمد دین خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۳۹۷۱ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مولوی عبدالمنان عمر کے متعلق دو اہم شہادتیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

کوئی دوست مجھے یہاں ملنے کے لئے بھی آئے اور تھوڑا وقت ٹھہرے تو وہ بھی برا اثر قبول کرے گا۔ مجھے چونکہ صاحبزادگان کے قریب رہنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس لئے میں تو جانتا تھا کہ اُن جیسی پاکباز ہستیوں کے خلاف یہ محض بکواس ہے۔ مگر چونکہ بعض ناواقف میاں عبدالمنان کے اثر کے ماتحت آسکتے تھے۔ اس لئے میں بعض احباب (کو) اس مکان پر آنے سے روک دیتا رہا۔

جس وقت یہ گفتگو ہوئی اس وقت دو یا دو سے زیادہ احباب وہاں تھے مگر میں ان کی تخصیص نہیں کرسکتا۔

بعدازاں الشیخ بشیر احمد صاحب نے مشاورت میں تقریر کرنی تھی۔ شیخ صاحب نے تقریر کی اور چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے انہیں تقریر کو مختصر کرنے کے لئے کہا۔ شیخ صاحب کچھ ناراض ہوئے مگر بعد میں چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے ایسے رنگ میں معذرت کی ہر کہ ناظر کی طبیعت پر یہ اثر تھا کہ چوہدری صاحب نے بڑا اچھا شاندار اخلاقی مظاہرہ کیا ہے۔ میں نے میاں عطاء اللہ صاحب نے اور ڈاکٹر صاحب نے چوہدری صاحب کی اس معذرت پر شیخ صاحب سے کہا کہ اب آپ کو کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر میاں عبدالمنان اس بات پر ہی بضد رہے کہ نہیں شیخ صاحب کی ناراضگی اب بھی ناواجب نہیں۔ وہ حق بجانب ہیں۔

خلاصہ یہ کہ میری طبیعت پر میاں عبدالمنان کی گفتگو اور ان کے رویہ کا یہ اثر تھا کہ حضرت اقدس کی اولاد کے خلاف اُن کی طبیعت میں بغض حسد اور ایک دشمنی ہے اور خلافت کے ساتھ ان کی وابستگی ختم ہوچکی ہے۔ دستخط محمد انور حسین ۱۴/$\frac{9}{56}$

اس حلفیہ شہادت سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ :-

۱۔ مولوی عبدالمنان عمر جماعت احمدیہ اور سلسلہ حقہ کی مشاورت کے نظام کو ایک سراسر منافقانہ نظام قرار دیتے ہیں کہ جس میں محض نمائشی طریق پر کام ہوتا ہے اور اصل حقیقت مختلف ہوتی ہے۔

۲۔ یہ کہ مولوی عبدالمنان عمر کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نعوذ باللہ سازش کے رنگ میں آئندہ خلافت کے لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے واسطے رستہ صاف کر رہے ہیں اور آپ نے انہیں عملاً اپنا "ولیعہد" بنا رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ "ولی عہد" کوئی شخص خود نہیں بنا کرتا بلکہ وقت کے امیر بادشاہ وغیرہ کے بنانے پر بنا کرتا ہے۔ پس در اصل یہ اتہام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر ہے کہ آپ نے اسلام کی تعلیم کے خلاف اپنے بیٹے مرزا ناصر احمد صاحب کو عملاً اپنا "ولی عہد" قرار دے رکھا ہے اور ان کی آئندہ خلافت کے لئے رستہ صاف کر رہے ہیں۔

اوپر کی دونوں شہادتوں سے مولوی عبدالمنان عمر کی قلبی کیفیت اور اُن کے ایمان و اخلاص کی حالت بالکل عریاں ہوجاتی ہے اور اب یہ جماعت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ ایسا شخص اس قسم کے خیالات رکھتے ہوئے کس طرح جماعت کا ممبر سمجھا جاسکتا ہے۔

اس سے قبل نظارت امور عامہ کی طرف سے مولوی عبدالمنان عمر کو بار بار سمجھایا جاتا رہا ہے کہ ان کی پوزیشن بہت مخدوش اور مشتبہ ہے انہیں مومنانہ طریق پر واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ان شبہات کے متعلق جو ان کے خلاف پیدا ہورہے ہیں اپنی بریّت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ مگر انہوں نے اس معاملہ میں صاف اور سیدھا متقیانہ طریق اختیار کرنے کی بجائے ہمیشہ پیچدار اور مبہم اور مشکوک رستہ اختیار کیا۔ اور ہوشیاری کے رنگ میں حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان کا جو بیان اخبار پیغام صلح میں چھپا ہے اور پیغام صلح نے اسے اپنی کسی غرض کے ماتحت موٹے حروف میں نمایاں کرکے چھاپا ہے۔ وہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ مولوی عبدالمنان عمر نے کس طرح ہوشیاری کے رنگ میں اصل حقیقت کو مستور رکھنے کی سعی کی ہے۔

مولوی عبدالمنان عمر کے علاوہ ان کی بیوی اور بعض دوسرے رشتہ داروں کے متعلق بھی ایسی گواہیاں مل چکی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیالات بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کے نظام کے متعلق سخت مسموم ہوچکے ہیں۔ لیکن فی الحال ان کی اشاعت کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ (ادارہ)

سنتھالی زبان میں تبلیغی لٹریچر کیلئے جماعت احمدیہ لائلپور کی طرف سے چندہ کی پیشکش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جماعت احمدیہ لائلپور نے سنتھالی زبان کے لٹریچر کے لئے اکیاون روپے (۵۱/-) چندہ بھجوایا ہے۔ اس رقم کے موصول ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ رقم تحریک جدید کو بھجوائی جارہی ہے کہ وہ اس کو مفت اشاعت لٹریچر کی مد میں جمع کریں لیکن اس کا حساب علیحدہ رکھیں اور جب بھی گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ملے یہ رقم سیلون بھجوائی جائے تاکہ سنتھالی زبان میں لٹریچر شائع کیا جاسکے"۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ۱۷ اکتوبر بروز بدھ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح کمسٹری تھیٹر میں ایک جلسہ منعقد ہوگا جس میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب عالیہ پیش کئے جائیں گے کالج کے تمام طلباء کی حاضری لازمی ہوگی اجلاس کے بعد کالج حسب معمول کھلے گا

سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین

ربوہ

قادیان کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوگیا

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان سے عزیز مرزا وسیم احمد سلمہ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۵ اکتوبر کی صبح کو تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ الحمد للہ! قادیان کا جلسہ ۱۴ اکتوبر کی شام کو خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوگیا تھا۔ اور مہمان واپس جارہے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ $\frac{10}{56}$ ۱۶

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)